السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی کا پیدائشی طور پر ہونٹ یا کان کٹا ہوا ہو تو اس کی پلاسٹک سرجری کروانا شرعاً کیا حکم رکھتا ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ کا نظام ہے کہ عام طور پر ماں کے پیٹ سے جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو ساخت و بناوٹ اور شکل و صورت کے لحاظ سے مکمل ہوتا ہے لیکن بعض اوقات قدرتی اسباب کے پیش نظر غذائی مواد کی کمی یا کیمیائی تبدیلی کی وجہ سے بچہ ناقص الخلقت پیدا ہوتا ہے، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض بچوں کی چار انگلیاں ہوتی ہیں اور بعض اوقات ان کا ہونٹ درمیان سے کٹا ہوتا ہے، جو صحیح اور درست بات چیت کرنے میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔ ایسے حالات میں اگر کوئی علاج ممکن ہے تو شریعت نے اس کی اجازت دی ہے۔ آنکھوں کی بینائی اگر ختم ہو جائے تو آپریشن کے ذریعہ اسے بحال کیا جاتا ہے۔ پیدائشی ٹیڑھے پاؤں اور اوپر نیچے دانت ہموار کئے جا سکتے ہیں۔ شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ حدیث میں ہے کہ عرفجہ بن اسعد کا ناک دور جاہلیت میں جنگ کلاب کے دوران کٹ گیا تھا تو اس نے چاندی کا ناک لگوالیا، لیکن اس میں تعفن پڑ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سونے کا ناک لگوانے کی اجازت دے دی۔ [نسائی، الزینتہ: ۵۱۶۴]

لیکن آج کل اس جدید طریقہ علاج سے غلط فائدہ اٹھایا جا رہا ہے کہ ''اس بازار'' کی عورتوں کے چہروں پر عمر رسیدگی یا نحوست کی وجہ سے جھریاں پڑ جاتی ہیں تو وہ اپنے نسوانی حسن کو بحال کرانے کے لئے اسی طریقہ علاج کا سہارا لیتی ہیں۔ ہمارے نزدیک ایسا کرنا جرم و حرام اور ناجائز ہے، کیونکہ اس سے دجل اور دھوکہ دینا مقصود ہوتا ہے، اس لئے شریعت ایسے حالات میں فطرت سے چھیڑ چھاڑ کی اجازت نہیں دیتی۔ مصنوعی بالوں کا استعمال بھی اسی وجہ سے ممنوع ہے۔ ہاں قدرتی بال اگانے کا بندوبست بذریعہ سرجری درست ہے تو شریعت میں اس طریقہ علاج کی گنجائش ہے۔ بشرطیکہ اسے غلط طور پر استعمال نہ کیا جائے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2صفحہ:449